بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا — انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

ٹیلیگرام الفضل ربوہ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۱ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۔ ۴ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

ربوہ ۱۰ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی مگر شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں اسلام کے ان احکام پر تفصیل سے روشنی ڈالی جو ظاہری اور باطنی صفائی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبوی کی رُو سے جسموں کی صفائی گھروں گلیوں بازاروں، عام گزرگاہوں اور شہروں کی صفائی سے متعلق اسلامی احکام وضاحت سے بیان کرکے ربوہ کو صاف ستھرا بنانے پر خاص زور دیا۔ اور اس سلسلہ میں تمام شہریوں، لوکل کمیٹی اور لوکل انجمن کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ دسمبر ۱۹۵۵ء کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جس میں حضور ایدہ اللہ نے ربوہ کو صاف ستھرا بنانے کے ضمن میں عام صفائی کے علاوہ پھول اور سبزیاں اُگانے نیز بکثرت درخت لگانے کی تلقین فرمائی ہے (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ الفضل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا تھا)

۔۰ ربوہ —— محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ مطلع فرماتی ہیں:۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا سالانہ اجلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ تین بجے سہ پہر لجنہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ مستورات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر مستفیض ہوں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی اپنی ترقی اور کمالِ روحانی کی یہی انتہا نہ سمجھ لے کہ اس نے بدی ترک کر دی ہے

صرف ترکِ بدی نیکی کامل کے مفہوم اور منشاء کو اپنے اندر ہرگز ہرگز نہیں رکھتی

"دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی نیکی کے اختیار کرنے میں لوگ بہت سست ہیں اور اکثر لوگ اس بات پر فخر کرتے ہیں اور صرف اس کو ہی تقویٰ اور نیکی تصور کرتے ہیں کہ وہ فلاں بدی کے مرتکب نہیں ہوئے حالانکہ بدی کے ترک کا نام نیکی نہیں ہے۔ نیک اور صالح اس وقت کہلائے گا جبکہ وہ نیکی اور صلاحیت کے کام کریگا پس جب تک کسی کے پاس حقیقی نیکی کا ذخیرہ نہیں ہے تب تک وہ نہ مومن ہے نہ صالح۔ غرض قرآن مجید صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترک شر کر کے سمجھ لے کہ بس میں صاحب کمال ہوگیا بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاق فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے اور اس سے ایسے اعمالِ صالحہ چاہتا ہے جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مبنی ہوں اور ان کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ میں اس بات کو بار بار کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اپنی ترقی اور کمالِ روحانی کی یہی انتہا نہ سمجھ لے کہ میں نے ترکِ بدی کرلی ہے۔ صرف ترک بدی نیکی کامل کے مفہوم اور منشاء کو اپنے اندر ہرگز ہرگز نہیں رکھتی۔ بار بار ایسا تصور کرنا کہ میں نے خون نہیں کیا خوبی کی بات نہیں کیونکہ خون کرنا ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے۔ ایسی بدیوں سے پرہیز زیادہ سے زیادہ آدمی کو بدمعاشوں کے طبقہ سے خارج کر دیتا ہے یا عدالت کی سزاؤں سے بچا لیتا ہے اس سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں۔ مگر وہ جماعت جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے صرف ترک بدی سے ہی نہیں بنی تھی بلکہ انہوں نے اپنے مال، جان، عزت، آرام، آسائش کو اللہ جل شانہ کی راہ اور تحصیل رضاء الٰہی اور خلق اللہ کی بہبودی و ہمدردی میں وقف کر دیا تھا تب وہ جا کر ان بروج عالیہ پر پہنچے کہ ان کو پروانہ خوشنودی مزاج رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا دیا گیا اور اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم کا سارٹیفکیٹ ان کو دربار الٰہی سے عطا ہوا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت مسلمانوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ کسب خیر تو ایک عظیم الشان کام ہے اور وہی اصل مقصد ہے وہ تو ترک بدی میں بھی سست نظر آتے ہیں۔ پھر ان کاموں کا تو ذکر ہی کیا ہے جو صلحاء کے کام ہیں۔ بس تم کو چاہیئے کہ تم ایک ہی بات اپنے لئے کافی نہ سمجھ لو۔ ہاں اوّل بدیوں سے پرہیز کرو اور پھر ان کی بجائے نیکیوں کے حاصل کرنے اور اس میں ترقی اور استقلال کرنے کی پوری پوری کوشش کرو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۶۴ء

معنوی حفاظت کے لئے نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے

ایک صاحب "ختم نبوت" کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نبی کریمؐ تئیس سال تک اپنے وجود مسعود اور انفاس قدسیہ سے اس عالم تیرہ و تار کو منور فرماتے رہے اسکے بعد اس عالم دنیا سے عالم آخرت میں اپنے ربّ کریم کے حضور میں تشریف لے گئے۔ اپنے ترکہ میں تین چیزیں آپؐ نے چھوڑیں۔

(۱) اللہ کی نورانی کتاب یعنی قرآن کریم

(۲) اپنی سنّتِ سنیّہ یعنی اپنے اقوال و افعال و خطبات۔

(۳) جماعت صحابہ یعنی ایک لاکھ سے زائد ایسی منور ربانی اور پاکیزہ شخصیتیں جو براہ راست معلّم اعظمؐ سے مستفید ہوئی تھیں اور ان کے علوم عالیہ کی حامل و محافظ اور ان کا عملی نمونہ تھیں ہی نہیں بلکہ اس امانت نبویہ کو دوسروں تک پہنچانے کی حریص تھیں۔ قرآن کریم سینوں اور سفینوں میں اس طرح محفوظ رہا کہ اس کا ایک حرف، ایک ایک شوشہ آج تک محفوظ ہے اور اس کی حفاظت کے جو اسباب حق تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں اور جو طریقے مقرر فرما دئے ہیں انہیں دیکھ کر ہر شخص یقین کرنے پر مجبور ہے کہ اللہ کا یہ کلام تا قیام قیامت محفوظ اور ہر قسم کی تحریف سے پاک رہے گا۔ اس کا ایک ایک حرف وہی ہے جو رسول کریمؐ پر نازل ہوا تھا اور جو آنحضورؐ نے قبل از وفات امت کے سپرد فرمایا تھا۔ قرآن مجید کا ایک ایک حرف متواتر ہے۔

کتاب و سنّت کی اسی موجودگی میں کسی نبی کی بعثت کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ رشد و ہدایت کے یہ دو سرچشمے موجود ہیں اور سارے عالم کو سیراب کرنے کے لئے بالکل کافی و وافی ہیں۔" (دعوت لاہور ۱۰/۶۴ و صـ ۱۲)

جو کچھ ان صاحب نے فرمایا ہے یہاں تک بالکل درست ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ترکہ میں تین باتیں چھوڑیں یعنی

۱۔ اللہ کی نورانی کتاب یعنی قرآن کریم

۲۔ اپنی سنت سنیہ یعنی اپنے اقوال و افعال و خطبات،

۳۔ جماعت صحابہ

یہ بالکل صحیح اور درست ہے ہم اس کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان تینوں چیزوں میں پہلی دو تو اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے موجود ہیں اگرچہ دوسری چیز کا مرتبہ ایسا یقینی نہیں جیسا کہ اوّل الذکر کا ہے تاہم یہ درست ہے کہ سنت اور احادیث نبوی بھی موجود ہیں جن میں سے حدیث کا مرتبہ ظنّی ہی سمجھا پڑتا ہے۔ اور سنت یعنی تواتر عمل تو آجکل اس میں بھی کئی ایک فروعی تغیّر تبدیل ہو چکے ہیں جس کو یقیناً ہمارے دوست تسلیم کریں گے۔ ورنہ اسلام میں اتنے مکاتب خیال اور فرقے پیدا نہ ہوتے۔

جہاں تک تیسری بات یعنی جماعت صحابہ کا تعلق ہے آج وہ موجود نہیں ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان تمام چیزوں کی موجودگی میں امت بگڑی ہے یا نہیں؟ اگر صرف تعلیمات اسلامی کا سوال ہوتا تو صرف قرآن کریم ہی کافی ہوتا۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال وغیرہ اور جماعت صحابہ کی ضرورت نہ ہوتی۔

بے شک قرآن کریم کی تعلیم بذاتِ خود نہایت روشن اور واضح ہے اور قیامت تک کے لئے انسان کی رہنمائی کر سکتی ہے لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس تعلیم کو اپنے اقوال اور افعال میں دکھانا اور صحابہ کی جماعت تیار کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ محض اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم خود بخود انسانوں کو صراطِ مستقیم پر لانے اور اسکی تبلیغ و اشاعت کے لئے اس لحاظ سے کافی نہیں ہے کہ ہر ایک انسان اس روشن اور بیّن تعلیم سے خود رہنمائی حاصل نہیں کر سکتا سب سے پہلے اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآنِ پاک کی تعلیمات پر خود عمل کرکے نہ دکھاتے تو آپ کوئی ایسی صحابہ کرامؓ کی جماعت کس طرح تیار کر سکتے جو اس تعلیم کو اپنے اعمال میں دکھا کر آئندہ نسل کے لئے نمونہ بنتے۔ اور اگر آپ ایسی جماعت نہ تیار کرتے تو یہ تعلیمات کس طرح محفوظ ہوتیں اور کس طرح آگے چراغ سے چراغ جلتا۔

اس سے واضح ہے کہ صرف قرآنِ کریم لوگوں کی تعلیم و تربیت کیلئے عملاً کافی نہیں اور جب تک سیدنا حضرت محمد رسول اللہؐ اپنا عملی نمونہ پیش کرکے صحابہ کی جماعت تیار نہ کرتے۔ قرآن کریم کی تبلیغی قیمت صفر ہوتی تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ باوجود قرآن کریم اپنی اصلی صورت میں موجود ہے اور اس کے علاوہ سنّتِ رسولؐ اللہ اور آثارِ صحابہؓ بھی موجود ہیں پھر بھی امت بگڑ گئی ہے جیسا کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کوئی اسلامی اخبار اٹھا کر دیکھئے آپ کو معلوم ہوگا کہ دردمند دل امتِ مرحومہ کی ذلت و رسوائی پر ماتم کناں نظر آئیں گے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا قرآنِ کریم اور سنت رسولؐ اللہ اور جماعتِ صحابہ کرامؓ کے آثار نے موجودہ مسلمانوں کو تباہی سے بچا لیا ہے؟ آپ اس کا جواب یہ دیں گے کہ چونکہ مسلمانوں نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اس لئے مسلمان اس ذلت میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ بے شک آپ نے جو وجہ بتائی ہے وہ ٹھیک ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں وعدہ فرمایا کہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے قرآن کریم نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل چیز جسکی حفاظت کا اللہ تعالےٰ نے ذمہ لیا ہے وہ "ذکر" یعنی قرآن مجید ہی ہے باقی دونوں چیزیں یعنی سنت رسولؐ اللہ اور جماعت صحابہ کرام اسی کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ سنت رسولؐ اللہ بھی ایک بہت بڑی حد تک محفوظ ہے مگر یہ بات ماننے میں آپ کو تامل نہیں ہوگا کہ جس صورت میں سنت رسولؐ اللہ ہم تک پہنچی ہے اس میں اصل کے ساتھ بہت کچھ رطب و یابس بھی مل گیا ہے اور جماعت صحابہؓ تو اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر ختم ہو چکی ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ حفاظت کس طرح پورا کرتا ہے۔

ہمارا استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کی تکمیل کے لئے سلسلۂ مجددین جاری فرمایا تاکہ مرورِ زمانہ کے ساتھ لوگوں کے دلوں سے جب تعلیمات اسلامیہ مٹنے جائیں تو ان کو از سر نو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ یہ مجددین وہی لوگ ہو سکتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ خود مبعوث کرے اور ان کو نہ صرف صحابہ کرامؓ کا جوش عطا کرے بلکہ نبوت کی طاقتیں بھی عطا کرے تاکہ وہ قرآن کریم کے چراغ کو بجھنے نہ دیں اور قیامت تک لوگوں کے دلوں میں اسکی لو لگاتے رہیں۔ صحابہ کرام کا جوش اس لئے کہ وہ اپنے جوش سے صحابہ کرامؓ جیسی جماعت تیار کرتے رہیں جو اپنے اپنے زمانہ کے مطابق دنیا کی رہبری کریں اور نبوت کی قوتیں اس لئے کہ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اپنے اعمال میں لوگوں کے نمونہ کے لئے زندہ رکھیں۔

آج جو فرقہ بندی مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہے اور ذرا ذرا سے فروعی اختلافات پر جو ایک جماعت دوسری جماعت کی معاند بنی ہوئی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کو صرف قرآن کریم کی مادی حفاظت اور احادیث صحیحہ تک محدود کر دیا ہے اور اس کی معنوی حفاظت کو نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ حدیثِ مجددین نے اسکی وضاحت کر دی ہے کہ

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علیٰ رأس کل مائۃ سنۃٍ
من یجدد لھا دینھا۔

اسلام میں جو فرقے آج ہم دیکھتے ہیں اور جو فرقہ بندی کے جھگڑے پیدا ہو گئے ہیں وہ اسی وجہ سے ہیں کہ ہمارے عقلمندوں نے اللہ تعالےٰ کی رہنمائی چھوڑ کر صرف اپنی عقل کی پیروی کو کافی سمجھ لیا ہے۔ یہ درست ہے کہ قرآنِ کریم، سنت رسول اللہ اور آثار صحابہؓ محفوظ ہیں لیکن عقلمندوں نے اس مصفّٰی تعلیم میں اپنی عقل کا کیچڑ ملا دیا ہے وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ گئے ہیں اور کئی کئی قسم کی نئی نئی پگ ڈنڈیاں ڈھونڈ لی ہیں جن پر چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت محمدیہ کا شیرازہ بے طرح بکھر چکا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون
فی سبیلہ صفًا کانھم
بنیان مرصوص۔ (سورہ صف)

یعنی اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اسکی راہ میں صف باندھ کر اس طرح جہاد کرتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ قرآن کریم، سنّت رسول اللہ اور آثار صحابہؓ کی موجودگی میں عقلمندوں نے اپنے ڈھکوسلوں سے دین کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور محاذ اسلامی کو پراگندہ کر رکھا ہے۔ دوسری طرف غیر اللہ کی قوتیں زوروں پر ہیں اور دجّال اپنی تمام افواج کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہے۔ کیا ایسی صورت میں اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں نہیں آنی چاہیئے تھی اور وہ اپنے وعدہ حفاظت سے بے خبر رہتا۔ نہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کی تکمیل کے لئے اپنا جری اور فتح نصیب سپہ سالار فی حلل الانبیاء دنیا میں بھیجا جنے دجّالی محاذ مقابلہ کرنے کے لئے ایک محاذ قائم کیا ہے اور ایسی جماعت تیار کی ہے جو صحابہ کرامؓ کی طرح قرآنِ کریم اور سنت رسول اللہ اور آثارِ صحابہ کی حفاظت اور رہنمائی ساری دنیا میں اشاعت و تبلیغ کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

(جاری)

دین کو مہرۂ شطرنج سیاست نہ کرو
اے خردمند و خدا را یہ حماقت نہ کرو
سلطنت اسکی بپا ہوتی ہے پہلے دل پر
وسوسے ڈال کے خناس کی خدمت نہ کرو

(تنویر)

آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

مولوی عبد الحق صاحب ودیارتھی کا ایک مضمون ماہنامہ "روح اسلام" کے جولائی کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کی ایسی تفسیر کی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے خلاف ہے۔ اس آیت کے حصہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم کی تفسیر میں مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:۔

"رجالکم میں اگر صرف مکہ کے لوگ مخاطب ہوتے تو یہ ایک پیش پا حقیقت تھی کہ آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اس امر کے اظہار کے لئے ماکان محمد ابا احد من رجالکم کچھ زیادہ موزون طرز کلام نہ تھا۔ علماء کی تنگ نظری نے ان کا میدان عمل تنگ کر دیا۔ فی الحقیقت رجالکم میں کُلِّ سے مخاطب ساری کی ساری نسل انسانی ہے۔ اور ان کے رجال ان کے انبیاء تھے۔"

نقاد اس تفسیر کا آپ یہ بتاتے ہیں

"اے دنیا جہان کے لوگو! تمہارے رجال یعنی انبیاء میں سے محمد کسی ایک کے بھی باپ نہیں وہ نہ پہلے انبیاء میں سے کسی کے باپ ہیں نہ آئندہ کوئی نبی ہوگا کہ وہ اس کے باپ ہوں۔"

پھر ولکن رسول اللہ کی تفسیر میں ہماری جماعت کو مدِنظر رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"لکن حرف استدراک ہے اور اس پر سارا زور آیت کا مفہوم بگاڑنے کے لئے صرف کر دیا گیا ہے۔ لکن کے بعد رسول اللہ نے اس شبہ کو دور نہیں کیا بلکہ اسے پھیلایا۔ کہ خاتم النبیین نے دور کیا۔ کہ جسمانی اولاد تو بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ مگر وہ نبیوں کی مُہر ہیں یعنی روحانی اولاد ان کی ضرور ہوگی۔ یا ان کی مُہر سے دھڑا دھڑ نبی بنیں گے۔ نبی بنانے کا کام اب اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ یہ شتر بچے پالیس بہار نہیں چل سکتیں۔ آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ لکن کا حرف استدراک یہاں رسول اللہ سے پہلے کیوں آیا۔"

آگے فرماتے ہیں:۔

"اس لئے کہ اس سے پہلے ما کان محمد ہے جس سے محمد کی شخصیت ہمارے ذہن میں آتی ہے نہ اس کی ذات بحیثیت رسول۔ اس شبہ کو دور کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ یہ وصف عظیم محمد کا محمد ہونے کی وجہ سے نہ سمجھو بلکہ بحیثیت رسول اللہ یہ منصب جلیلہ اسے ملا ہے کہ وہ کسی نبی کے باپ نہیں اور وہ آخری نبی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آخری نبی ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں بلکہ نبی بنانا اور نبی گر ہونا خوبی کی بات ہے۔ یہ ہے علمائے ربوہ کی تازہ کشید جس سے یہ لوگ بہکتے اور بہکاتے ہیں۔"

مولوی عبد الحق صاحب ودیارتھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مسیح موعود اور حکم و عدل تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی تفسیر محض تفسیر بالرائے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے غلط فہمی کا ازالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا گیا کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے ان صلحاء کے حق میں بطور باپ کے حکم میں ہیں۔ جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کی جاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہے۔ اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا۔ یعنی جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا۔ جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مُہر رکھتا ہوگا۔ اس طرح پر وہ آنحضرت صلعم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور پر سے آنحضرت صلعم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا۔ تا وہ اعتراض جس کا ذکر ان شانئک ھو الابتر میں ہے دور کیا جائے۔ ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۱۲، ۱۳)

پھر حضور اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اس کے معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب لرجال الآخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵)

ترجمہ اس عربی عبارت کا یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن وہ آخرت کے مردوں کے باپ ہیں کیونکہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فیوض کی طرف آپ کے توسط کے بغیر کوئی راہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دونوں عبارتوں سے ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جن رجال کا باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے وہ دنیا کے رجال ہیں نہ کہ انبیاء کی نفی جو رجال الآخرت میں داخل ہیں۔ آخرت کے رجال کے لئے تو اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا باپ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور ان رجال الآخرۃ میں بحیثیت امتی نبی کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی داخل ہیں۔ پس اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے ان رجال الآخرۃ کا باپ ثابت کرنا مقصود ہے۔

اب رہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کی مُہر سے نبی بننے کا سوال۔ سو اس بارہ میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ دیکھا ہی گر خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا"

اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آ گیا ہے کہ جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے۔ اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ چونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

نیز تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۲۸)

خاتم النبیین کی مندرجہ بالا تفسیر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نبی تراش یا بالفاظ دیگر نبی گر ہونا ظاہر ہے۔ مگر مضمون نگار صاحب ہماری طرف یہ منسوب کرتے ہیں کہ

"مگر وہ نبیوں کی مُہر ہیں۔ یعنی روحانی اولاد ان کی ضرور ہوگی۔ یا ان کی مُہر سے دھڑا دھڑ نبی بنیں گے۔ نبی بنانے کا کام اب اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ یہ شتر بچے پالیس بہار نہیں چل سکتیں۔"

(روح اسلام صفحہ ۱۹)

گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نبی تراش

ملفقا اور منوانا ان کے نزدیک ہمارے تکنیکی چال ہے۔ اور پھر وہ اِس خیال کی نسبت لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ ہے علماء ربوہ کی تازہ کشید
جس سے یہ لوگ بہکتے اور بہکاتے
ہیں"۔

ان کی غلط فہمی کے ازالہ میں واضح ہو کہ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر سے دھڑا دھڑ نبی بنیں گے اور نبی بنانے کا کام اب اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ مولوی عبدالحق صاحب کا ہم پر صریح افتراء ہے جس کا کوئی ثبوت ان کے پاس موجود نہیں۔ ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ معنے ضرور ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لئے مہر ہیں یعنی روحانی اولاد ان کی ضرور ہوگی اور یہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس تعلیم کی روشنی میں مانتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں "یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس تعلیم کے مطابق ہمارے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی تراش ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ یہ محسوس کرتا ہے کہ دنیا کو ایک نبی کی ضرورت ہے۔ تو اس وقت خاتم النبیین کی مہر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ روحانی اور افاضۂ کمالات سے نبی کا ظہور ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں ایک امتی نبی کا ظہور ہوا۔ ہم یہ نہیں مانتے کہ نبی بنانے کا کام اللہ تعالیٰ نے براہِ راست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا ہوا ہے اور اب دھڑا دھڑ مسیح موعودؑ کی طرح نبی بنیں گے بلکہ ہمارا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق یہ عقیدہ ہے کہ تیرہ سو سال میں اس امت میں ایک ہی شخص نے اس طرح کا مقامِ نبوت پایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے ایک پہلو سے امتی قرار دیا ہے اور ایک پہلو سے نبی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہام

"خدا کی فیلنگ اور خدا
کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶)

کا ترجمہ یوں درج کیا ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے وقت کی ضرورت کو محسوس کیا اور اسکے محسوس کرنے اور نبوت کی مہر نے جس میں بشدت قوت کا فیضان ہے بڑا کام کیا یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں۔
۱۔ خدا تعالیٰ کا ضرورت کا محسوس کرنا
۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا فیضان"۔
(حقیقۃ ... ۹۶)

اِس سے ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کی مہر نبوت از خود نبی تراشنے کا کام نہیں کرتی بلکہ اس وقت یہ کام کرتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اب ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس کیلئے ایک مصلح ربانی یعنی نبی کی ضرورت ہے۔

امید ہے کہ ان حوالہ جات سے مضمون نگار کی غلط فہمی کا ازالہ ہو جائے گا اور یہ واضح ہو جائے گا کہ ہم اب عقیدہ نہیں رکھتے جو وہ ہماری طرف منسوب کر رہے ہیں۔

قدر کرتے ہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

افریقن زندگی میں اب ایک نئی روشنی آہستہ آہستہ نفوذ کر رہی ہے احمدیہ جماعت نے یوم پیشوایانِ مذاہب کا جو جلسہ ۹ نومبر کو منعقد کیا تھا اس میں ریورنڈ ایم۔ او۔ ڈاڈا (Rev. M. O. Dada) چیئرمین اور جنرل سپرنٹنڈنٹ آف میتھوڈسٹ چرچ ان ویسٹرن نائیجیریا اور ریورنڈ سپرنٹنڈنٹ جے۔ اے۔ اوکے (Rev. Sup. J. A. Oke) صدر افریقن چرچ آرگنائزیشن کی موجودگی نہایت ہی بابرکت ہے ہم اس موجودگی کو اس لئے بابرکت کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ موقعہ ایسے مواقع میں سے ایک تھا جو نہایت ہی نادر ہوتے ہیں اس موقع پر عیسائیوں نے اس بات کو منظور کر لیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ بیٹھیں اور مسلمان سوسائٹی کے افراد سے تبادلۂ خیالات کریں۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا عیسائی بھی اس رواداری کے جواب میں مسلمانوں کی مذہبی چھٹیوں کے دنوں میں اپنے سکول بند کیا کریں گے یا نہیں۔ مسلمانوں کی مذہبی چھٹیوں کے دنوں میں سکولوں کا بند نہ کرنا ایک ایسا زہر ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے خوشگوار تعلقات کے چشمہ کو زہر آلود کرتا رہتا ہے۔ یہ بات دونوں کے ملاپ کی گاڑی کو چلنے سے روکتی ہے۔ عیسائیوں کو اب آگے بڑھنا چاہیئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مذہبی لیڈروں کے آپس میں تعلقات خوشگوار ہوں اور خوشگوار ہی رہیں تاکہ ان کے اپنے اپنے حلقوں کے افراد بھی دوسرے حلقوں کے افراد سے خوشگوار تعلقات رکھ سکیں"۔

یہ دونوں ایڈیٹوریل اس بات کے شاہد ہیں کہ یوم پیشوایانِ مذاہب کے جلسے فی الحقیقت امنِ عالم کی بنیادی اینٹ ہیں اور دنیا کا سنجیدہ طبقہ ان کی دل سے قدر کرتا ہے۔ حضرت امیر المومنین نے آج سے کئی سال پہلے ان جلسوں کی بنیاد ڈال کر دنیا پر ایک بہت بڑا احسان کیا تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے ہر حصے میں ایسی تقاریب سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

امنِ عالم کی ایک کارگر تدبیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ

ازمکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک کارنامہ یہ ہے کہ حضور نے مختلف مذاہب کے پیرو کاروں میں صلح و آشتی کے جذبات پیدا کرنے کے لئے یوم پیشوایانِ مذاہب کے جلسوں کی بنیاد رکھی۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ دنیا کو اس وقت سب سے زیادہ جس بات کی ضرورت ہے وہ ہے امنِ عالم۔ اور امنِ عالم مختلف الخیال لوگوں کے آپس میں خوشگوار تعلقات پیدا ہونے کے بغیر ناممکن ہے۔ جہاں تک لوگوں کے مختلف الخیال ہونے کا تعلق ہے غالباً ہر قسم کے خیالات کے اختلافات کو لوگ برداشت کر لیتے ہیں لیکن مذہبی اختلافات پر بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور اگر تاریخی شواہد پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات صاف نظر آئے گی کہ دنیا میں مذہب کے نام پر بہت زیادہ خون کی ہولی کھیلی گئی ہے۔ پس امنِ عالم کی ضرورت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ مذہبی لحاظ سے مختلف الخیال لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ یوم پیشوایانِ مذاہب کے جلسوں کا آغاز اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔

نائیجیریا میں جب اس قسم کا پہلا جلسہ کیا گیا اور مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر سے اپنے اپنے پیشواؤں کے متعلق تقاریر کرنے کا موقعہ دیا گیا تو اخبارات نے اس اقدام کا نہ صرف خیر مقدم کیا بلکہ اسے ایک معجزہ سے تعبیر کیا۔

یہ جلسہ ۹ نومبر ۱۹۴۷ء کو کیا گیا تھا چنانچہ ۱۳ نومبر کو روزنامہ کامٹ (COMET) نے نہ صرف اس خبر کو جلی حروف میں شائع کیا بلکہ اس پر ایک ایڈیٹوریل بھی لکھا۔ ایڈیٹوریل کا ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

رواداری کی مثال

"اگر آج سے دس سال قبل کوئی شخص یہ پیشگوئی کرنے کی جرأت کرتا کہ وہ وقت بھی کبھی آنے والا ہے جب نائیجیریا کے مسلمان اور عیسائی دوش بدوش کھڑے ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کی خوبیوں کا ذکر کریں گے تو دونوں مذاہب کے ہٹ دھرم اس بات کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی نوبت تک پہنچا دیتے۔ لیکن اگلے روز اوجوگیوا (OJO GIWA) (اس سڑک پر ہماری مسجد واقع ہے) پر یہ معجزہ دیکھنے میں آ گیا۔ احمدیہ جماعت کے زیر اہتمام کئے گئے یوم پیشوایانِ مذاہب کے جلسے سے یہ سبق ملتا ہے کہ نائیجیریا کے مذہبی لیڈر واقعی کشادہ دل ہیں کہ ان کی موجودگی میں یہ ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا کہ صلیب اور ہلال دو ایسی چیزیں ہیں جو کبھی ایک دوسرے کے قریب نہیں آ سکتیں۔

اس جلسہ میں مسلمان اور عیسائی ایک ہی پلیٹ فارم پر سے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقاریر کر رہے تھے اور ان تقاریر میں قطعاً کوئی ایسی بات نہ پائی جاتی تھی جسے مذہبی تعصب کہا جا سکے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس جلسہ کا انتظام کرنے والے جس میں سے طرح تقاریر ہوئیں ساری قوم کی داد کے مستحق ہیں کیونکہ ایک لمبے عرصہ تک یہ خواب تشنۂ تعبیر رہا ہے۔ جو کچھ اوجوگیوا (OJOGIWA) میں ہوا وہ نہ صرف نائیجیریا کی مذہبی رواداری کی ایک اچھی مثال ہے بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ ہندوستان میں جو خون کی ہولی کھیلی گئی ہے اس کا نائیجیریا میں ہرگز کوئی امکان نہیں۔ ہم اس بات کے لئے احمدیہ مشن کے شکر گزار ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ ایسی تقاریب کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کئے جائیں تاکہ آنیوالی نسلیں رواداری کی فضا میں پرورش پا سکیں اور ان جذبات کو اپناتے ہوئے اخوت کا اظہار کر سکیں"۔

ایک اور روزنامے نے (جس کے مالک آجکل نائیجیریا کے صدر مملکت ہیں) بھی اس جلسہ کے متعلق ایڈیٹوریل لکھا۔ یہ دوسرا روزنامہ ویسٹ افریقن پائلٹ (WEST AFRICAN PILOT) ہے اور یہ ایڈیٹوریل اس کی ۱۷ نومبر کی اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ اس کا ترجمہ بھی درج ذیل ہے

مسلمان دشمن عیسائی نوٹ کریں

"ایک وہ وقت تھا جبکہ اسلامی عقیدہ عیسائی سوسائٹی کے کانوں پر نہایت گراں گزرتا تھا۔ اور اسی طرح ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ یہی بات اس کے برعکس بھی کہی جا سکتی تھی (یعنی مسلمان عیسائیوں کی بات سننے کو تیار نہ تھے)۔

لیکن آج یہ بات خوشی کا باعث ہے کہ حالات بدل رہے ہیں نہ صرف یہ کہ عیسائیوں اور مسلمانوں نے آپس میں مل جل کر رہنا سیکھ لیا ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کے مذہب سے بھی رواداری برتنے لگے ہیں عیسائیوں کو یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ایک خدا کی طرف ہی توجہ دلاتا ہے اور اسی طرح مسلمان اب اس بات کو سمجھنے لگے ہیں اور اس بات کی

حضرت امیر بی بی صاحبہ مرحومہ رضی اللہ عنہا

(راجہ فاضل احمد صاحب بی۔اے۔بی۔ایڈ سرگودہا)

ہماری نانی جان محترمہ امیر بی بی صاحبہ مرحومہ ۱۹ر اگست بروز بدھ قریباً ۳½ بجے سہ پہر ۹۵ سال کی عمر میں ربوہ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور نہایت مخلص صحابی حضرت میاں خیر الدین صاحب کی اہلیہ۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد کی والدہ اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی حقیقی چچی تھیں۔ حضرت میاں خیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ سیکھوانی اور اُن کے برادران حضرت میاں جمال الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے جب ۱۸۹۰ء میں حضور کی بیعت کی تو مرحومہ کو بھی ان کے ساتھ ہی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

مرحومہ نہایت پرہیزگار۔ متقی۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی پابند اور دعا گو خاتون تھیں۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت وعقیدت رکھتی تھیں۔ فطرتاً منکسر المزاج اور مہمان نواز تھیں۔ طبیعت میں سادگی تھی اور بیشمار خوبیوں اور اوصافِ حمیدہ کی مالک تھیں۔ ان کی وفات سے ہمارا خاندان ایک نہایت نیک، دعاگو اور بابرکت وجود سے محروم ہو گیا۔

مرحومہ فرمایا کرتی تھیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے قبل ہی ہم حضور کے معتقدین میں سے تھے چنانچہ سیکھواں سے (جو قادیان سے قریباً چار میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے) اکثر حضور کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے قادیان آتے رہتے" جب حضور نے دعوے فرمایا تو یہ تینوں بھائی معہ اہل خانہ بلا حیل وحجت بیعت سے مشرف ہوئے اس کے بعد عقیدت اس قدر بڑھ گئی کہ ہم نے اپنا تن من اور دھن حضور علیہ السلام کے لئے وقف کر دیا۔ ہر جمعہ بلا ناغہ اور گاہے بگاہے جب بھی وقت ملتا حضور کی زیارت کے لئے قادیان حاضر ہوتے۔ جب حضور نے ۳۱۳ صحابہ کبار کی فہرست تیار کرنی شروع فرمائی۔ تو ان تینوں بھائیوں کو سیکھواں میں اس کا علم ہوا۔ چنانچہ وہ اس غرض سے قادیان آئے کہ اپنا نام بھی اس فہرست میں درج کروا دیں مگر جب حضور سے ملے تو بوجہ حجاب کچھ نہ کہہ سکے۔ حضرت میاں خیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ "ہم نے دل میں سوچا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ۳۱۳ صحابہ کبار میں شامل ہونے کے قابل سمجھا تو خود ہی شامل فرما لیں گے۔ ہم نے خود نہیں کہنا۔ چنانچہ وہ خاموشی سے حضور کی محفل میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور علیہ السلام ان سے مخاطب ہوتے اور فرمایا کہ "میں نے آپ تینوں بھائیوں کا نام بمعہ اہل بیت ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔" یہ سن کر تینوں بھائیوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اسی طرح سے مرحومہ کو بھی ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں شمولیت کا شرف حاصل ہو گیا۔

مرحومہ نہایت خشوع وخضوع اور سوز وگداز سے نمازیں پڑھا کرتیں۔ فرمایا کرتی تھیں کہ "ابتداء میں مجھے نمازوں میں کوئی لطف نہ آتا۔ اور نماز کے دوران مختلف خیالات ذہن میں آ جاتے۔ میں نے خدا تعالیٰ کے حضور بڑی دعا کی۔ ایک دن میں سجدے میں دعا کر رہی تھی کہ میں نے اپنی کمر پر دباؤ محسوس کیا مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی نہایت ملائم اور ریشم کی مانند نرم ہاتھ سے مجھ پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ آواز آئی "نمازیں سنوار سنوار کر پڑھا کرو"۔ اس کے بعد نماز میں جب بھی میرا خیال کسی اور طرف جاتا تو میں وہیں نماز چھوڑ دیتی اور دعا کرنے کے بعد نئے سرے سے نماز شروع کرتی۔ اس طرح ایک ایک نماز کو کئی کئی بار شروع کرنا پڑتا۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ عرصہ کے بعد مجھے نمازوں میں حقیقی لطف آنے لگا اور نمازیں میری روحانی غذا بن گئیں"۔

ابتداء میں آپ کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے رہے اس پر حضرت میاں خیر الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے دعا بھی فرمائی اور ایک نسخہ بھی تجویز فرمایا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ کے ہاں زندہ رہنے والی اور عمر پانے والی اولاد ہوئی۔ ہمارے ماموں مکرم مولوی قمر الدین صاحب اور ہماری والدہ کا نام بھی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجویز فرمایا۔ آپ کی ایک صاحبزادی قادیان میں ہی وفات پا گئی تھیں لیکن وہ بھی صاحبِ اولاد تھیں۔

طبیعت میں انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ انتہا درجہ کی مہمان نواز تھیں۔ کوئی بھی گھر آ جاتا۔ جب تک کھانا نہ کھلا دیتیں جانے نہ دیتیں۔ کوئی بھی کھانے والی چیز اگر انہیں دی جاتی تو ساری کی ساری بچوں میں تقسیم کر دیتیں۔ خود بہت کم کھاتی تھیں۔

نہایت دعاگو خاتون تھیں۔ فرمایا کرتی تھیں کہ میرے دعا کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ "سب سے پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتی ہوں۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے۔ سلسلہ کے تمام مبلغین اور کارکنان کے لئے دعا کرتی ہوں اور پھر اپنے خاندان کے تمام افراد کے لئے دعا کرتی ہوں۔" فرماتیں "چونکہ مجھے رات کو نیند کم آتی ہے اس لئے میں خاندان کے ہر فرد کا نام لے لے کر اس کے لئے دعا کرتی ہوں۔"

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا محبت تھی۔ وفات سے چند دن پہلے والدہ صاحبہ اُن سے ملنے ربوہ گئیں تو کسی بات پر از راہِ مذاق والدہ صاحبہ نے کہا کہ "اب میں آئندہ آپ کے ساتھ نہ بولوں گی"۔ آپ نے ہنس کر فرمایا "تمہارے ناراض ہونے سے کیا بنتا ہے ہمارے حضرت صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) ہم سے ناراض نہ ہوں" گو یہ ایک معمولی واقعہ نظر آتا ہے لیکن اس سے آپ کی اُس گہری محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جو آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے تھی۔ آپ اکثر بڑی حسرت کے ساتھ فرمایا کرتیں کہ "کاش میری زندگی بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو مل جائے کیونکہ جماعت کو ان کے وجود کی بڑی ضرورت ہے"۔ جب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سنی تو کئی دن تک آپ پر رقت طاری رہی۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے بھی بے انتہا محبت تھی۔ ایک دفعہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا بمعہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو اُس وقت ابھی بچے ہی تھے سیکھواں تشریف لے گئیں۔ ان کی آمد غیر متوقع تھی فرمایا کرتیں۔ "کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا جب ہمارے گھر تشریف لائیں تو اُس وقت میں کھانا پکانے میں مصروف تھی۔ آپ اندر تشریف لا کر چارپائی پر بیٹھ گئیں۔ خیریت دریافت فرمائی۔ میں ان کے لئے کھانا تیار کرنے کا انتظام کرنے لگی تو آپ نے اصرار کیا کہ آج میں وہی کھانا کھاؤں گی جو آپ نے پکایا ہوا ہے اور بڑے اصرار کے بعد مجھے اس پر راضی کر لیا۔ اُس دن ہم نے موٹھ کی کھچڑی پکائی ہوئی تھی۔ جس میں گھی کی جگہ تلوں کا تیل استعمال کیا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نے وہی کھچڑی کھائی اور بڑی پسند فرمائی"۔ اور پھر کئی دنوں قادیان واپس جا کر اس کھچڑی کی فرمائش کی۔ چنانچہ مرحومہ بڑے اہتمام سے تیار کر کے بھجواتیں۔

میں نے لاہور بی۔ایڈ میں داخلہ لیا تو ربوہ آپ سے دعا کی درخواست کرنے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور سب سے پہلی نصیحت جو فرمائی وہ یہ تھی۔ "کہ خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنا"۔ اس کے بعد لاہور کی سوسائٹی کی برائیاں گنوائیں۔ اور اُن سے بچنے کی نصیحت فرمائی۔ اس کے علاوہ نماز پڑھنے اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی سے حصہ لینے کی بھی تاکید فرمائی۔

آخری عمر میں آپ کی نظر کمزور ہو گئی تھی جس کی وجہ سے تلاوتِ کلامِ پاک نہ کر سکتیں۔ بڑی حسرت کے ساتھ فرماتیں "کہ اب نظر کی کمزوری کی وجہ سے تلاوت نہیں کر سکتی۔ لیکن جتنی بھی سورتیں زبانی یاد ہیں ساری ساری رات پڑھتی رہتی ہوں"۔ میں جب بھی ربوہ جاتا مجھے قرآن مجید کی آخری سورتوں کا ترجمہ سنانے کے لئے کہتیں۔ اور جب میں سناتا تو بڑی خوش ہوتیں۔ اور مجھے دعائیں دیتیں۔ اس سے آپ کی اس محبت کا پتہ چلتا ہے جو آپ کو قرآنِ مجید سے تھی۔ دن کا اکثر حصہ بھی دُرِّ ثمین اور کلام محمود کے اشعار پڑھنے میں گزرتا۔ جو بھی آپ سے ملنے آتا آپ اسے نماز پڑھنے اور چندہ دینے کی ضرور نصیحت کرتیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

"تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو۔ اس سے بھی کنارہ کرے۔"

"دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے۔ جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سُوا کہتے ہیں یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سُوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست وپا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کیلئے

کم از کم شرح دس ۱۰/ روپیہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مارچ ۱۹۶۳ء سے چندہ تحریک جدید کی کم از کم شرح پانچ روپیہ سے بڑھا کر دس ۱۰/ روپیہ مقرر فرما دی ہے۔

احباب جماعت خصوصاً خدام الاحمدیہ اس امر کا کماحقہ خیال رکھیں کہ اب کوئی وعدہ نئی شرح سے کم پیش نہ کیا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

تا اطلاع ثانی کوئی دوست مشند کواپریٹو فارمنگ سوسائٹی چک ۵۸ تحصیل ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد کے سلسلہ میں ملک محمد شفیع صاحب ساکن ردلی تحصیل و ضلع گجرات حال ساکن چک ۵۸ تحصیل ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد سندھ کو ہرگز کوئی رقوم نہ دیں۔ قبل ازیں جو دوست اس سلسلہ میں ملک محمد شفیع صاحب مذکور۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ہومیو گجرات اور منیر احمد صاحب ڈیفنس سکنہ لنگے تحصیل و ضلع گجرات کو رقوم دے چکے ہیں وہ خود امیر ضلع گجرات کو تحریری اطلاع دیں کہ انہوں نے کب اور کس قدر رقم کس کو دی تھی تاکہ انکی حق رسی کا انتظام کیا جاسکے۔

(خاکسار چوہدری بشیر احمد امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

انعام کے حقدار اطفال

۲۲ مئی ۱۹۶۴ء کو اطفال الاحمدیہ کے امتحانات ہوئے تھے۔ مندرجہ ذیل اطفال انعام کے حقدار قرار دیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ اطفال سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کے موقع پر حاضر ہوکر اپنے انعامات حاصل کریں گے۔

نتیجہ ...... ستارہ ...... اطفال

رول نمبر	نام بمعہ ولدیت	مجلس	پوزیشن
۳۳۵۲	وحید احمد ابن محمد امین صاحب	غلہ منڈی ربوہ	اوّل
۱۲۸۲۹	منصور احمد ابن غلام حسین صاحب	کوٹ احمدیاں۔ حیدرآباد	دوئم
۳۴۰۷	ناصر احمد قمر ابن الطاف حسین صاحب	دارالصدر غربی ربوہ	سوئم

نتیجہ ...... ہلال ...... اطفال

رول نمبر	نام طفل	مجلس	پوزیشن
—	سید ساجد احمد ابن سید سجاد حیدر صاحب	حافظ آباد (گوجرانوالہ)	اوّل
۳۳۶۰	محمد احمد ابن غلام احمد صاحب	لائل پور	دوئم
۳۳۲۱	مظفر احمد ابن ملک عبدالرحمن صاحب	گولبازار ربوہ	سوئم

نتیجہ ...... قمر ...... اطفال

رول نمبر	نام طفل	مجلس	پوزیشن
۲۳۸۵	نعیم احمد ابن منور احمد صاحب	گنج مغلپورہ لاہور	اوّل
۹۴۲	ملک مجیب الرحمن ابن ملک سیف الرحمن صاحب	دارالصدر جنوبی۔ ربوہ	دوئم
۳۱۴۴	سید علی احمد طارق	سیالکوٹ شہر	سوئم

نوٹ:۔ مئی ۱۹۶۵ء میں چھماہی امتحانات ہوں گے۔ اطفال اس کے لئے تیاری کریں۔

(مہتمم اطفال)

جماعت احمدیہ وزیرآباد کا پہلا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۴/۹/۶۴ کو جماعت احمدیہ وزیرآباد کا پہلا سالانہ جلسہ غلہ منڈی وزیرآباد میں منعقد ہوا۔

یہ جلسہ ۸½ بجے شب زیر صدارت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد شروع ہوا۔ مکرم بشیر احمد صاحب قادیانی نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالعزیز صاحب آف ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اسکے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر پون گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر آیت "ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی ......" کی تفسیر سے شروع فرمائی اور ایک نئے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے دوران سامعین پر وجد کی کیفیت طاری تھی۔ غیر از جماعت دوست بھی آپکی تقریر سنکر بہت محظوظ ہوئے۔

آپکے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم اور احادیث سے مختلف پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق بیان فرمائیں۔ مولانا صاحب موصوف کی تقریر بھی بڑے سکون کے ساتھ سنی گئی۔

ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر قریباً پون گھنٹہ تک ہلکے پھلکے الفاظ اور میٹھے انداز میں تقریر فرمائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مختلف دلائل سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ثابت کیا۔

ان تقاریر کے بعد آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے "اسلام اور عیسائیت کی جنگ میں جماعت احمدیہ کا حصہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ایک وقت تھا کہ عیسائی یہ عزم لے کر نکلے تھے کہ وہ عیسائیت کو ساری دنیا میں پھیلا دیں گے اور اسلام کو (نعوذ باللہ) دنیا سے مٹا دیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے باعث ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ اور اب بجائے اسکے کہ عیسائیت اسلام پر حملہ آور ہو۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام عیسائیت پر اس زور سے حملہ آور ہے کہ ان کے لئے اپنا دفاع مشکل ہوگیا ہے۔

اسکے بعد آپنے مختلف بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا بھی اختصاراً ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح آج عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں پسپا ہو رہی ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ ہو رہا ہے۔

آپ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ نیز منتظمین جلسہ اور حکام کے تعاون کا بھی شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں شمولیت کے لئے گوجرانوالہ۔ گجرات اور سیالکوٹ سے بھی بہت سے احمدی دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز امیر صاحبان ضلع سیالکوٹ و گجرات بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسکے علاوہ وزیرآباد کے غیر از جماعت دوست بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور انہوں نے بڑی دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔

اس جلسہ کے سلسلہ میں حکام یعنی S.D.M صاحب تحصیلدار صاحب اور پولیس نے جس تعاون کا ثبوت دیا۔ اس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

انتظامات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ وزیرآباد نے بڑی ہمت عزم اور محنت سے کام لیا۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(نامہ نگار)

درخواستہائے دعا

● ایک غیر از جماعت خاتون محترمہ مسرت جہاں صاحبہ طالبہ اسلامیہ کالج برائے خواتین لاہور اپنی دینی اور دنیوی ترقی کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں آپ نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں بڑے اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ (وکیل المال اوّل)

● مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری کا پوتا فضل الرحمان ابن لطف الرحمن صاحب بعارضہ بخار بیمار ہے۔ ● مکرم سید عبدالستار صاحب شریفی سٹیلائٹ ٹاؤن منٹگمری کا بچہ بعارضہ مونیہ سخت بیمار ہے ● محمد طفیل صاحب امرتسری کی اہلیہ صاحبہ تین چار سال سے بیمار چلی آتی ہیں ● مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب دل کی تکلیف سے صاحب فراش ہیں ● حکیم عبدالواحد صاحب کارکن دفتر اصلاح و ارشاد کی لڑکی امۃ الودود کی آنکھ میں سے کانٹا بذریعہ اپریشن نکالا گیا ہے۔ جسکی وجہ سے زخم ہوگیا ہے۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

● کیپٹن محمد حسن صاحب چیمہ اور بشیر الدین صاحب انگلستان سے واپس وطن آرہے ہیں۔ ان کے بخیریت پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔ ● مکرم غلام جیلانی صاحب لائل پور کی لڑکی عزیزہ شمیم شوکت صاحبہ ۲۴ نے امسال بی اے کا امتحان امتیازی طور پر پاس کیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے۔ ● ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف سادھوکی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی پریشانیاں دور کرے۔ آمین

کی ٹیموں کو ہرا دیا۔ کل شام بلجیم کے ساتھ مقابلے میں پاکستانی ٹیم صفر کے مقابلے میں تین گول سے جیتی ہانگ کو صفر کے مقابلہ میں بارہ اور کینیڈا کو صفر کے مقابلہ میں گیارہ گول سے ہرا دیا۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر میں سیاسی کشیدگی اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ پوری ریاست میں توڑ پھوڑ اور وسیع پیمانے پر ہنگامے شروع ہو جائیں گے آج جمعہ کی نماز میں شیخ عبداللہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کے خلاف عوام سے مزاحمت کرنے کی اپیل کریں گے۔ اور اس معاملہ میں انھیں مولوی فاروق اور بخشی غلام محمد گروپوں کی مکمل حمایت حاصل ہے ہر جگہ میں اس قسم کے آثار موجود ہیں کہ شیخ عبداللہ اور دوسرے ممتاز لیڈروں کو کل گرفتار کر لیا جائے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بھارتی حکام اور صادق حکومت متوقع ہنگاموں سے نمٹنے کے لئے گزشتہ دو روز سے احتیاطی اقدامات میں مصروف ہے۔ حضرت بل اور سری نگر میں پولیس کی تعداد بڑھا دی گئی ہے صورت حال سے عہدہ برآہ ہونے کے لئے دولت مشترکہ کے امور کے بھارتی سیکرٹری مسٹر کی ایس جھا سری نگر پہنچ گئے ہیں۔

کراچی ۹ اکتوبر۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر فضل القادر چوہدری نے روس کے صدر مسٹر اناستاس میکویان، وزیر اعظم نکیتا خروشیف اور روسی عوام کو اس طرف توجہ دلائی کہ بھارت کی فوجی تیاریوں سے برصغیر کے امن داماں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے انھوں نے کہا کہ پاکستان کے پارلیمانی وفد نے روسی راہنماؤں اور عوام کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس ملک کی امداد کرنا امن و سلامتی کے منافی ہے جو اقوام متحدہ کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کرتا بھارت نے کشمیر میں جارحانہ اقدام کیا ہے اور کسی قوم کا بھارت کی امداد کرنا ایک جارح کی امداد کرنا ہے

فضل القادر چوہدری پارلیمانی وفد کے ساتھ روس کا دورہ کر کے پرسوں رات واپس کراچی پہنچے اور کل قصر ناز میں وہ اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے!

لاس اینجلز ۹ اکتوبر۔ امریکی طیارہ ساز کمپنی ڈگلس کارپوریشن کے خلائی پرواز کے تحقیقاتی شعبہ کے ڈائریکٹر مسٹر فل بونو نے بتایا ہے کہ ان کی فرم نے ایک مسافر بردار راکٹ تیار کرنے کا منصوبہ بنایا ہے یہ راکٹ جس میں ۱۷۰ مسافر سفر کر سکیں گے موجودہ طیاروں کے مقابلے میں بیس گنا زیادہ رفتار سے پرواز کرے گا اپنے اس منصوبے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مسٹر فل بونو نے بتایا کہ موجودہ پروگرام کے مطابق یہ راکٹ ۱۹۸۰ء تک استعمال ہونا شروع ہو جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ ۱۷۰ مسافروں کے علاوہ یہ راکٹ ۱۹ من وزن لے کر سطح زمین سے ۱۲۵ میل کی بلندی پر ۱۷ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرے گا۔ اس راکٹ کا نام "لگ سس" ہوگا دنیا کے مختلف مقامات تک اس راکٹ کے ذریعہ سفر میں جو وقت لگے گا اس کے متعلق مسٹر فل بونو نے یہ اندازے لگائے ہیں کہ نیویارک سے ہونولولو تک سفر ۱۸ منٹ میں طے ہو جائے گا۔ لگ سس راکٹ سمندر یا زمین میں کسی جگہ پر بھی اتر سکے گا۔ اس کے ذریعہ نیویارک سے کراچی کا فاصلہ تقریباً ۳۷ منٹ میں اور بمبئی کا سفر ۴۰ منٹ میں طے ہو سکے گا اس وقت نیویارک اور بمبئی کا سفر ۲۲ گھنٹوں میں طے ہوتا ہے لگ سس راکٹ ۵۱ فٹ نصف قطر اور اونچائی میں ۱۴۲ فٹ ہوگا مسافر اس میں بیٹھ کر سفر نہیں کریں گے بلکہ ان کے لئے لیٹنے کی جگہ بنی ہوئی ہوگی اور سفر کے آغاز سے اختتام تک وہ نہایت آرام کے ساتھ اپنی برتھ پر لیٹے رہیں گے راکٹ میں سیال ایندھن استعمال ہوگا اور آکسیجن ایک محفوظ ذخیرے سے فراہم کی جائے گی۔

ٹوکیو ۹ اکتوبر۔ پاکستانی ہاکی ٹیم نے یہاں عالمی اولمپک مقابلوں سے قبل اب تک تین آزمائشی مقابلوں میں حصہ لیا اور تینوں مقابلوں میں بلجیم، کینیڈا اور ہانگ کانگ

ولادت

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۶ ۱۰/۶۴ کو فرزند عطا کیا ہے نومولود حضور ایدہ اللہ کے باورچی غلام محمد صاحب کا نواسہ اور چوہدری عبدالحق صاحب درویش قادیان کا پوتا ہے لڑکے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعجاز الحق تجویز فرمایا ہے نومولود اور زچہ کی والدہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔

(انوار الحق کارکن دفتر امور عامہ ربوہ)

روز

انتہائی اعلیٰ وناسپتی

• تازہ
• صاف
اور
• خالص

روز وناسپتی

اعظم سٹیل بھی ملتان

تریاق اٹھرا اٹھرا کی کامیاب دوا خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس پندرہ روپے

محمدی نور کو دنیا میں پھیلاتے چلے جاؤ یہانتک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے لگ جائے

خدا تعالیٰ کے حضور اتنا گڑگڑاؤ اور اتنی کوشش کرو کہ فرشتے آسمان سے تمہاری مدد کے لئے اتر آئیں

احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک اہم نصیحت

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے یہ اتنا بڑا کام ہے کہ انتہائی جدوجہد اور مسلسل دعاؤں کے بغیر انجام نہیں پا سکتا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو بار بار توجہ دلاتے رہے ہیں کہ وہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے اور اسے دنیا میں پھیلانے میں انتہائی جدوجہد سے کام لیں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی کامیابی کیلئے گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں مانگیں تا خدا تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل کرکے ان کے کام کو ان کے لئے آسان کر دے۔ ذیل میں حضور ایدہ اللہ کی ایسی ہی ایک پُر معارف نصیحت ہدیہ احباب کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمیشہ ہی اسلام کی روح کو قائم رکھو۔ اس کی تعلیم کو قائم رکھو۔ اور یاد رکھو کہ قومیں نوجوانوں کی دینی زندگی کے ساتھ ہی قائم رہتی ہیں اگر آنیوالے کمزور ہو جائیں تو وہ قوم گر جاتی ہے مگر کوئی انسان یہ کام نہیں کر سکتا۔ صرف اللہ ہی یہ کام کر سکتا ہے، انسان کی عمر تو زیادہ سے زیادہ ۶۰ - ۷۰ - ۸۰ سال تک چلی جائے گی مگر قوموں کی زندگی کا عرصہ تو سینکڑوں ہزاروں سال تک جاتا ہے دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم بھی دو ہزار سال سے زندہ ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم ۱۳۰۰ سو سال سے زندہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ جب تک دنیا قائم رہے گی یہ بڑھتی چلی جائے گی۔ تم بھی ایک عظیم الشان کام کے لئے کھڑے ہوئے ہو۔ پس اس روح کو قائم رکھنا اسے زندہ رکھنا اور ایسے نوجوان جو پہلوں سے زیادہ جوشیلے ہوں پیدا کرنا تمہارا کام ہے۔ ایک بہت بڑا کام تمہارے سپرد ہے عیسائی دنیا کو مسلمان بنانا اس سے بھی زیادہ مشکل کام ہے جتنا عیسائی دنیا کو یہودیوں کا ہمدرد بنانا۔ کیونکہ عیسائی دنیا کو ہمدرد بنانے میں تو صرف دماغ کو فتح کیا جاتا ہے لیکن عیسائیوں کو مسلمان بنانے میں دل اور دماغ دونوں کو فتح کرنا پڑے گا۔ اور یہ کام بہت زیادہ مشکل ہے۔ پس دعاؤں میں لگے رہو، اور اپنے کام کو تاقیامت زندہ رکھو محاورے کے مطابق میرے منہ سے تاقیامت کے الفاظ نکلے ہیں لیکن میں کہتا ہوں تاقیامت بھی درست نہیں قیامتیں کئی قسم کی ہوتی ہیں پس میں تو کہوں گا کہ تم ابدی زمانہ تک قائم رکھو کیونکہ تم ازلی اور ابدی خدا کے بندے ہو۔ اس لئے ابد تک اس نور کو جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے قائم رکھو اور محمدی نور کو دنیا میں پھیلاتے چلے جاؤ یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائے اور یہ دنیا بدل جائے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت جو آسمان پر ہے زمین پر بھی آجائے .... دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ کے حضور میں اتنا گڑگڑاؤ اور اتنی کوششیں کرو کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے تمہاری مدد کے لئے اتر آئیں۔ انسانی زندگیاں محدود ہیں مگر ہمارا خدا ازلی ابدی خدا ہے اس لئے اگر وہ یہ بوجھ جو ہم نہیں اٹھا سکتے آپ اٹھا لے تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ جب تک ہم یہ کام انسان کے ذمہ سمجھتے ہیں جب تک فکر رہے گا۔ کیونکہ انسان تو کچھ مدت تک زندہ رہے گا پھر فوت ہو جائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ خود اس بوجھ کو اٹھا لے تو فکر کی کوئی بات نہیں یہ اسی کا کام ہے اور اسی کو سجتا ہے اور جب خدا تعالیٰ خود اس بوجھ کو اٹھا لے گا تو پھر اس کے لئے زمانہ کا کوئی سوال نہیں رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ مدہ و سال تعلق نہیں رکھتیں ان کا تعلق تو ہمارے ساتھ ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ تو ازلی ابدی خدا ہے پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی اور مجھے بھی توفیق دے کہ ہم ثواب حاصل کریں۔ لیکن جو اصل چیز ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ یہ بوجھ خود اٹھا لے تاکہ آئندہ ہمارے لئے کوئی فکر کی بات نہ رہے"

(الفضل ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۰ء)

محمودؔ کرکے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(کلام محمود)

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع کی تاریخوں میں تبدیلی

اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے پیش نظر مجلس انصار اللہ کا مرکزی اجتماع ۲۹-۳۰- اکتوبر و یکم نومبر کی بجائے ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء کو بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تاریخوں کی تبدیلی نوٹ فرما لی جائے،

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایک ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے احباب جماعت کے دل میں غریب و نادار دوستوں کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجوانے کا جذبہ پیدا فرمایا ہے اور اس سے بہت سے نادار بھائی ضروری و قیمتی علاج مفت حاصل کر رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس تحریک سے بہت کافی تعداد میں ہمارے غریب بیمار بھائی فائدہ اٹھا رہے ہیں مرض ٹی بی کے ہی چالیس کے قریب مریض ہیں جن کا فی کس ماہانہ خرچ تقریباً چالیس روپے ہے اس سے دوست اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس تحریک پر کس قدر خرچ ہو رہا ہے لہذا خاکسار ایک دفعہ پھر دوستوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ صدقات دیتے وقت اپنے غریب بیمار بھائیوں کا خیال رکھا کریں، اور صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال میں برائے علاج نادار مریضان ارسال فرمایا کریں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جامعہ نصرت ربوہ کا بی اے (سال دوم) کا ضمنی نتیجہ

جامعہ نصرت ربوہ کی بی اے کی طالبات جن کے نتیجے کا اعلان بعد میں ہونا تھا ان کے نمبروں کا اعلان یونیورسٹی کی طرف سے کر دیا گیا ہے اس اعلان کے مطابق تین طالبات کا نتیجہ درج ذیل ہے

۱۔ امۃ الرشید	رول نمبر ۲۷۶۳	حاصل کردہ نمبر ۴۳۵	فرسٹ ڈویژن
۲۔ امۃ الباسط مرزا	" ۲۷۷۷	" ۳۷۲	سیکنڈ ڈویژن
۳۔ شمیم بشریٰ	" ۲۷۷۹	" ۳۵۶	"

اب بی اے میں فرسٹ ڈویژن لینے والی جامعہ کی طالبات کی تعداد بارہ ہو گئی ہے اسی طرح سیکنڈ کلاس حاصل کرنے والی طالبات میں بھی دو کا اضافہ ہو گیا ہے

علاوہ ازیں ایف اے کی ایک طالبہ عذرا بشارت کے نتیجے کا اعلان بھی بعد میں ہونا تھا اس کا نتیجہ بھی آگیا ہے۔ اس کے حاصل کردہ نمبر ۴۷۱ ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

تقریب شادی

محمد عثمان شاہ صاحب (ابن مکرم عبدالرحمٰن شاہ صاحب) کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ کی تقریب شادی مورخہ ۲۱ اکتوبر کو عمل میں آئی ان کی شادی زبیدہ شگفتہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخاں کے ہمراہ ہوئی ہے بارات احمد نگر ربوہ سے یکم اکتوبر کو ڈیرہ غازیخاں روانہ ہوئی اور بعد رخصتانہ ۳ر اکتوبر کی شام کو احمد نگر واپس پہنچی مورخہ ۶ اکتوبر کو ایک بجے بعد دوپہر دعوت ولیمہ ہوئی جس میں دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴